لایعلمها کثیر من الناس ،فمن اتقی الشبهات فقد استبرأ لدینه وعرضه ومن وقع فی الشبهات وقع فی الحرام کالراعی یرعی حول الحمی یوشک أن یرتع فیه)(صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب ۳۹، عن النعمان ۱/۱۵۳، مسلم کتاب المساقاۃ ح: ۱۰۷، ص ۱۱/۲۷) ''حلال اور حرام دونوں بالکل واضح ہیں، اوران دونوں کے مابین کچھ مشتبہ امور ہیں جن کی حقیقت سے بہت سے لوگ ناواقف ہوسکتے ہیں۔ پس جو کوئی ان مشتبہ امور سے اجتناب کرے تو یقیناً اس نے اپنی دینداری اور عزت نفس کو بچالیا، اور جو کوئی شبہات میں پڑ جائے وہ حرام میں بھی پڑ سکتا ہے جیسے کہ وہ چرواہا جو اپنا ریوڑ سرکاری مخصوص چراگاہ کے اردگرد چراتا ہے، عنقریب وہ ان ممنوعہ حدود کے اندر بھی چرائے گا۔''

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''**الإثم ماحاک فی نفسک** ''[مسلم البر ح: ۱۴ عن نواس ﷺ] دوسری حدیث میں مزید ہے: ''... **وتردد فی الصدر وإن أفتاک المفتون**''[الدارمی بیوع باب: ۲ عن وابصۃ ۲/۳۲۰] ''وہ چیز گناہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور سینے میں تردد پیدا کرے، اگرچہ فتویٰ باز تجھے جواز کا فتویٰ بھی دے دیں۔''

حضرت حسنؓ بن علی ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''**دع ما یریبک الی مالا یریبک ،فان الخیر طمأنینة وإن الشر ریبة**'' [الدارمی ،بیوع باب۲ ۲/۳۲۰] ''وہ چیز چھوڑ دے جو تجھے تردد اور اشتباہ میں ڈال دے اور ایسی چیز اختیار کر جو تجھے شک میں نہ ڈالے، بے شک خیر اطمینان بخش اور شر باعث شک ہوتا ہے۔''

علامہ برکلی حنفیؒ لکھتے ہیں: ''(ترجمہ) جان لو کہ بدعت کا ارتکاب ترک سنت سے زیادہ مضر ہے۔ اس لیے فقہاء کرامؒ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی حکم سنت اور بدعت کے درمیان دائر ہو تو اس کا ترک کرنا ضروری ہے۔ جیسے کہ فتاوی عالمگیری میں ہے: ''جو چیز سنت اور بدعت کے درمیان دائر ہو تو وہ چھوڑی جائے گی۔''

علامہ شامیؒ لکھتے ہیں: (ترجمہ) جب حکم سنت اور بدعت کے درمیان دائر ہو تو سنت کا ترک کرنا فعل بدعت پر مقدم ہے۔

علامہ ابن نجیم الحنفیؒ یہاں تک لکھتے ہیں: (ترجمہ) جو چیز بدعت اور واجب اصطلاحی کے درمیان دائر ہو تو لازم ہے کہ اس کو سنت کی طرح ترک کردیا جائے۔

وخیر أمور الدین ما کان سنة وشر الأمور المحدثات البدائع

قارئین کرام: اگر آپ کو صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ سے محبت اور جناب نبی کریم ﷺ سے پیار ہے تو آپ پر لازم ہے کہ سنت نبوی کی اتباع کریں اور حضرات صحابہ کرام ﷺ وتابعینؒ کے نقش قدم پر چلیں۔ وہی عقائد واعمال اختیار کریں جو انہوں نے کیے اور ان تمام عقائد واعمال سے احتراز کریں جن سے انہوں نے احتراز کیا۔ کہیں ایسا نہ ہو جیسا کہ عبداللہ بن عمرو ﷺ کی موقوف حدیث میں ہے: (**یأتی علی الناس زمان یجتمعون فی المساجد لیس فیهم مؤمن**)(مصنف ابن ابی شیبۃ ۷/۲۱۷)

تقابل ادیان 4

محمد رسول اللہ ﷺ کی بشارت بائبل میں

مقالہ نگار: ابراہیم عبداللہ یوگوی

پانچویں بشارت: آخری قوم

انجیل متی باب ۲۰ میں ہے: "کیونکہ آسمان کی بادشاہی اس گھر کے مالک کی مانند ہے جو سویرے نکلا تاکہ اپنے تاکستان میں مزدور لگائے۔ اور اس نے مزدوروں سے ایک دینار روز ٹھہرا کر انہیں اپنے تاکستان میں بھیج دیا۔ پھر پہر دن چڑھے کے قریب نکل کر اس نے اوروں کو بازار میں بے کار کھڑے دیکھا۔ اور ان سے کہا تم بھی تاکستان میں چلے جاؤ جو واجب ہے تم کو دوں گا۔ پس وہ چلے گئے، پھر اس نے دو پہر اور تیسرے پہر کے قریب نکل کر ویسا ہی کیا۔ اور کوئی ایک گھنٹہ دن رہے پھر نکل کر اوروں کو کھڑے پایا اور ان سے کہا: تم کیوں یہاں تمام دن بے کار کھڑے رہے؟ انہوں نے اس سے کہا: اس لئے کہ کسی نے ہم کو مزدوری پر نہیں لگایا۔ اس نے ان سے کہا تم بھی تاکستان میں چلے جاؤ۔ جب شام ہوئی تو تاکستان کے مالک نے اپنے کارندہ سے کہا کہ مزدوروں کو بلا اور پچھلوں سے لے کر پہلوں تک ان کی مزدوری دیدے۔ جب وہ آئے جو گھنٹہ بھر دن رہے لگائے گئے تھے، تو ان کو ایک ایک دینار ملا۔ جب پہلے مزدور آئے تو انہوں نے یہ سمجھا کہ ہم کو زیادہ ملے گا۔ اور ان کو بھی ایک ایک ہی دینار ملا۔ جب ملا تو گھر کے مالک سے یہ کہہ کر شکایت کرنے لگے کہ۔ ان پچھلوں نے ایک ہی گھنٹہ کام کیا ہے اور تو نے ان کو ہمارے برابر کر دیا، جنہوں نے دن بھر کا بوجھ اٹھایا اور سخت دھوپ سہی۔ اس نے جواب دے کر ان میں سے ایک سے کہا: "میاں میں تیرے ساتھ بے انصافی نہیں کرتا، کیا تیرا مجھ سے ایک دینار نہیں ٹھہرا تھا؟ جو تیرا ہے اٹھالے اور چلا جا۔ میری مرضی یہ ہے کہ جتنا تجھے دیتا ہوں اس پچھلے کو بھی اتنا ہی دوں۔ کیا مجھے روا نہیں کہ اپنے مال سے جو چاہوں سو کروں؟! یا تو اس لئے کہ میں نیک ہوں بری نظر سے دیکھتا ہے۔ اسی طرح آخر اول ہو جائیں گے اور اول آخر" (۱)

دن کے آخری پہر مزدوری کرنے والی قوم کا مصداق بلاشبہ محمد ﷺ کی امت ہے۔ خود رسول اللہ ﷺ نے امت محمدیہ کی مثال بعینہ اسی طرح دی ہے۔ ارشاد فرمایا: "انما بقاء کم فیما سلف قبلکم من الامم کما بین صلوۃ العصر الی غروب الشمس اوتی اهل التوراة التوراةَ فعملوا حتی اذا انتصف النهار عجزوا فاعطوا قیراطا قیراطا. ثم اوتی اهل الانجیل الانجیلَ فعملوا الی صلوة العصر ثم عجزوا فاعطوا قیراطا قیراطا. ثم اوتینا القران

---

(۱) انجیل متی ۲۰: ۱-۱۶